استفتاء

حضرت مفتی صاحب بندہ سعودی عرب میں ڈاکٹر ہے، چند مسائل کے بارے میں شرعی رہنمائی درکار ہے۔

دو سال قبل بندہ کی حج کے دوران مزدلفہ میں مریضوں کو چیک کرنے کی ڈیوٹی لگی تھی نو ذی الحجہ کو جب عصر کا وقت یعنی چار بجے کے قریب کا وقت ہوا تو میں نے اپنے ڈاکٹری والے کپڑوں میں ہی حج کی نیت سے تلبیہ کہہ کر عرفات چلا گیا اور مغرب سے پہلے عرفات سے نکلا تو مجھے کسی نے کہا کہ مغرب سے پہلے نہیں نکلتے تو میں غروب سے قبل ہی واپس عرفات چلا گیا پھر غروب کے بعد میں میدان عرفات سے نکلا اور مزدلفہ گیا وہاں جا کر رات کو گیارہ بجے کے قریب غسل کر کے دوبارہ وہی کپڑے پہن لیے اور اسی سلے ہوئے لباس میں میں نے غسل سے پہلے تقریبا آٹھ گھنٹے اور غسل کے بعد تقریبا تیرہ گھنٹے سلے ہوئے کپڑے پہنے رکھے اس کے بعد دس ذی الحجہ کو رمی کر کے حلق کروالیا پھر بالترتیب تیرہ ذی الحجہ تک کی رمی کی اور تیرہ ذی الحجہ کو میں نے طواف زیارت کیا۔ اس کے بعد میں نے دو دم حلق کے بعد اور بارہ ذی الحجہ سے پہلے ادا کیے ایک تو سلے ہوئے کپڑوں میں حج کرنے کا دوسرا مغرب سے پہلے عرفات سے نکلنے کا، لیکن مجھے بعد میں پتہ چلا کہ غروب سے قبل عرفات واپس لوٹ آنے کی وجہ سے دم ساقط ہو گیا تھا۔

1---پہلا سوال یہ ہے کہ مجھ پر سلا ہوا لباس پہننے کی وجہ سے کتنے دم لازم ہوں گے۔؟

2---دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر مجھ پر دو یا اس سے زیادہ دم لازم ہوتے ہیں تو کیا میں اس دم کو جو عرفات سے نکلنے کی وجہ سے دیا تھا اس کو طواف زیارت کی وجہ سے اگر دم لازم ہو تو اس میں شامل کر سکتا ہوں یا نہیں۔؟

مستفتی: ذوالفقار

دارالافتاء
فتوی نمبر 74/9
مورخہ 29/12/[illegible]

الجواب باسم ملہم الصواب

1---واضح رہے کہ احرام کی حالت میں سلا ہوا لباس پہننا شرعا منع ہے اور اگر کوئی شخص ایک دن یا ایک رات یا کچھ حصہ دن کا اور کچھ حصہ رات کا جو کہ مجموعی طور پر دن یا رات میں سے کسی کے برابر بنتا ہو، اتنی دیر سلا ہوا کپڑا پہن لے تو اس کی وجہ سے دم لازم ہو جاتا ہے۔ نیز اگر کوئی شخص سلے ہوئے لباس کو دوبارہ پہننے کی نیت سے اتارے تو دوبارہ پہننے کی وجہ سے دوسری جزا لازم نہیں ہوتی، بلکہ بدستور ایک ہی جزا لازم رہتی ہے۔

لہذا صورت مسئولہ میں اگر آپ نے دوبارہ پہننے کی نیت سے کپڑے اتارے تھے اور مجموعی اعتبار سے ایک دن یا ایک رات سے زیادہ وقت تک پہنے رکھے تھے، تو آپ پر اس کی وجہ سے ایک دم حدود حرم میں ادا کرنا لازم ہے۔

غنیۃ الناسک(ص:251)

ولو جمع اللباس کلہا فی یوم واحد من قمیص، وقباء، وعمامۃ، وقلنسوۃ، وسراویل، وخف، ولبس یوما او دام علی ذلک ایاما او کان ینزعہا لیلا، ویعاود لبسہا نہارا، او بالعکس مالم یعزم علی الترک عند الخلع ولم یکفر للاولی، فعلیہ دم واحد ان اتحد سبب اللبس، بان کان لبس الکل لضرورۃ، او لغیرہا.

Scanned by CamScanner

2۔۔۔طواف زیارت کا وجوبی وقت دس ذی الحجہ کی طلوعِ فجر سے لے کر بارہ ذی الحجہ کی غروب تک ہے، اگر کوئی شخص بغیر کسی شرعی عذر کے بارہ ذی الحجہ کی غروب کے بعد طواف زیارت کرتا ہے تو اس تاخیر کی وجہ سے اس پر ایک دم ادا کرنا لازم ہوتا ہے، لہذا صورتِ مسئولہ میں آپ پر تیرہ ذی الحجہ کو طواف زیارت کرنے کی وجہ سے ایک دم حدودِ حرم میں ادا کرنا لازم ہے، نیز آپ نے جو دم بارہ ذی الحجہ سے پہلے عرفات سے نکلنے کی وجہ سے دیا تھا، اس دم کو طواف زیارت کی تاخیر کی وجہ سے جو دم لازم ہے۔ اُس میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

غنية الناسک (ص:177)

واول وقته طلوع الفجر الثانی من یوم النحر ،فلا یصح قبله ،ویمتد وقت صحته الی آخر العمر ،لکن یجب فعله فی ایام النحر و لیالیها المتخللة بینهما منها فلو اخره عنها ولو الی الیوم الرابع الذی هو آخر ایام التشریق ولیلته منه ،کره تحریما، ولزمه دم وهو الصحیح.

غنية الناسک (ص:262)

مطلب فی شرائط جواز الدم:

السابع :تاخیر الذبح عن الجنایة ،فلو ذبح جنی لم یجزه ،کما فی کفارة الیمین قبل الحنث.

دار الافتاء
فتویٰ نمبر 26/9
مورخہ ۲۶/۱۲/۱۴۳۹ھ

واللہ اعلم بالصواب

عمار یاسر شاہ عفی عنہ

کتبہ: عمار یاسر شاہ عفی عنہ

دار الافتاء: صادق آباد

26/ ذی الحجہ 1439ھ بمطابق 06/ ستمبر 2018ء

دستخط: مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
محمد ابراہیم

مفتی

دستخط: مفتی **احسن عزیز صاحب** مدظلہم

الجواب صحیح
احسن عزیز عفی عنہ
۲۶/۱۲/۱۴۳۹ھ

نائب مفتی

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
طارق بشیر عفی عنہ
۲۶ - ۱۲ - ۱۴۳۹ھ

نائب مفتی

Scanned by CamScanner